شبنم

4814CH10

کیا یہ تارے ہیں زمیں پر جو اُتر آئے ہیں
یا وہ موتی ہیں کہ جو چاند نے برسائے ہیں
کیا وہ ہیرے ہیں جو صحرا نے پڑے پائے ہیں
نہ بہت دور پہنچ جائے مری بات کہیں
اپنے آنسو تو نہیں بھول گئی رات کہیں

© NCERT not to be republished

یہ کہانی بھی سنائی ہے زمیں نے اکثر
کہکشاں جاتی ہے جب پچھلے پہر اپنے گھر
پھینکتی جاتی ہے ہنستی ہوئی لاکھوں گوہر
اور ہر صبح کو یہ کھیل رچا جاتا ہے
ان کو خورشید کی پلکوں سے چنا جاتا ہے

جس طرح باغ کے پھولوں کو چمن پیارا ہے
بن میں جو کھلتی ہیں کلیاں انھیں بَن پیارا ہے
یوں ہی شبنم کو بھی اپنا ہی وطن پیارا ہے
کہکشاں روز بلا کر اسے بہکاتی ہے
پر یہ دامن میں زمیں کے ہی سکوں پاتی ہے

(روش صدیقی)

© NCERT not to be republished

معنی یاد کیجیے

شبنم	:	اوس
صحرا	:	جنگل
گوہر	:	موتی
خورشید	:	سورج، آفتاب
کہکشاں	:	ستاروں کا جھرمٹ
کھیل رچا جانا	:	کھیل کھیلا جانا
بَن	:	جنگل

سوچیے اور بتائیے۔

1. شاعر کو کن کن چیزوں پر شبنم کا گمان ہوتا ہے؟
2. شبنم کو رات کے آنسو کیوں کہا گیا ہے؟
3. زمین نے شبنم کے بارے میں کیا کہانی سنائی؟
4. کہکشاں پچھلے پہر لاکھوں گوہر پھینکتی جاتی ہے، یہ لاکھوں گوہر کیا ہیں؟
5. خورشید کی پلکوں سے کیا چُنا جا رہا ہے اور یہاں چننے سے کیا مراد ہے؟
6. شبنم اور گوہر کا آپس میں کیا تعلق ہے؟
7. شبنم کے علاوہ اور کس کس کو اپنا وطن پیارا ہے؟
8. شبنم کو زمین کے دامن میں ہی سکون کیوں ملتا ہے؟

مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

کیا یہ تارے .... جو .... اُتر .... ہیں
یا وہ موتی .... چاند نے برسائے ....

© NCERT not to be republished

نہ بہت دور .... جائے مری .... کہیں
اپنے .... تو نہیں بھول ....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

شبنم صحرا کہکشاں خورشید

عملی کام

- نظم میں اپنے پسندیدہ بند کو یاد کر کے لکھیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے۔

اردو میں ''برا'' سے ''برائی'' اور ''بھلا'' سے ''بھلائی'' بناتے ہیں۔ اسی طرح ''خوش'' سے ''خوشی'' اور ''بزدل'' سے ''بزدلی'' بناتے ہیں۔ اسی انداز پر آپ مندرجہ ذیل الفاظ سے اسم بنائیے۔

خوبصورت دوست دشمن خدا اچھا بڑا روشن خیال نوجوان

غور کرنے کی بات

- سورج کی گرمی سے شبنم کی بوندیں غائب ہو جاتی ہیں۔ جسے شاعر نے اس طرح بیان کیا ہے کہ شبنم کو خورشید کی پلکیں یعنی سورج کی کرنیں چن لیتی ہیں۔
- اس نظم میں شاعر نے شبنم کو تارے، موتی، ہیرے، آنسو اور گوہر قرار دے کر شبنم کی مختلف خصوصیات واضح کی ہیں۔

© NCERT not to be republished